
اِتّفاق
میں برکت ہے
16 July 2026
(For Islamic Brothers)
پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں دعوت اسلامی کے
ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِی وُكِّلَ بِهَا مَلَكٌ یُبَلِّغُنِی، وَكُفِیَ بِهَا اَمْرَ دُنْیَاهُ وَآخِرَتِهِ، وَكُنْتُ لَهُ شَهِیدًا اَوْ شَفِیعًا۔

مشہور صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام عَرض کرے، اللہ پاک اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جو مجھ تک اس کا سلام بھی

پہنچائے گا اور اُس کی دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت بھی کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ میں اُس کا گواہ ہوں گا (یا یہ فرمایا کہ) میں اس کی شفاعت کروں گا۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی، جلد:2، صفحہ:218، حدیث:1583 ملتقطاً۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوست سے نفرت کیوں ہوئی...؟

واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ 2 دوست (***Friends***) تھے، آپس میں بڑی گہری محبّت تھی، ایک مرتبہ یُوں ہوا کہ آفس سے چھٹیاں آرہی تھیں، دونوں نے مِل کر کہیں جانے کا پروگرام بنایا۔ بات طے ہو گئی، وقت، تاریخ اور جگہ سب کچھ طے کر لیا۔ اب چھٹیاں ہوئیں، دونوں دوست اپنے اپنے گھر کو چلے گئے، جب مقررہ تاریخ آئی تو ایک دوست اپنی تیاری کر کے،

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

سفر کا سامان وغیرہ لے کر دوسرے دوست کے گھر پہنچ گیا۔ گھر پر گھنٹی (Bell) بجائی، دوست باہَر نکلا، بالکل غمگین، مُنہ اُترا ہوا، بالکل روکھا سالہجہ، نہ اچھے سے مِلا، نہ پُر تپاک انداز سے استقبال کیا، بس یونہی بیٹھک میں بٹھایا، پانی پِلایا، نہ کوئی بات کی، نہ خوشی کا اظہار کیا، کچھ بھی نہیں۔ یہ دوست جو تیاری کر کے آیا تھا، اُسے بہت بُرا لگا، اُس نے دوست کے انداز سے بد ظن ہو کر کہا: میں جاؤں۔ اِس نے اُس پر بھی کوئی رَدِّ عمل (Response) نہیں دِکھایا، آخر اُس دوست نے اپنا سامُنہ لیا اور چلا گیا۔ اب یہ غصّے میں تھا، اُس نے دوست کو بے وفا، بد مزاج، بے مُرَوَّت اور نہ جانے کیا کیا سمجھ لیا، اِس سے رابطہ ختم کر دیا، تعلق توڑ دیا اور بالکل اِس سے دُور ہو گیا۔ کافی عرصے (Long time) کے بعد ان دونوں کی آپس میں مُلاقات ہوئی تو اُس نے مُنہ پھیر لیا، سلام کرنا بھی گوارا نہیں کیا۔ دوسرے دوست نے کہا: ایک بار میری بات سُن لو! پھر جو چاہو وہ کر لینا۔ بولا: ٹھیک! بتاؤ کیا بتانا ہے۔ اب پہلے دوست نے اپنا غم سُنایا، کہا: میرے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، کافی عرصے کے بعد اللہ پاک نے ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا، گھر میں خُوشیاں ہی خوشیاں تھیں، پھر قسمت کا کرنا کچھ یُوں ہوا کہ میرا وہ اِکلوتا بیٹا جو کافی دُعاؤں کے بعد مِلا تھا، وہ دَم توڑ گیا، جس وقت تم میرے گھر آئے تھے، اِس سے کچھ ہی دَیر پہلے بیٹے کا انتقال ہوا تھا، گھر میں کُہرام مچا ہوا تھا، سب غم سے نڈھال تھے، جب تم آئے تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کروں، پھر سوچا؛ اِس کی چھٹیاں خراب نہیں کرتا، لہٰذا گھر والوں کو چُپ کروایا، اپنے آنسو پونچھ کر تم سے مِلا اور پانی پِلا کر رُخصت کر دیا، اُس وقت غم کا جو پہاڑ مجھ پر ٹوٹا ہوا تھا، ایسی کیفیت میں یہی کچھ کر سکتا تھا، مجھے مُعاف کر دو! یہ بات جب سُنی تو دوست کے پیروں تلے سے گویا زمین نکل گئی، وہ جو پہلے سامنے والے کو

غلط سمجھ رہا تھا، اب اُسے احساس ہوا کہ اَصْل میں غلط تو میں تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایسا ہوتا ہے، سامنے والے نے ہمیں سلام کا جواب نہیں دیا، بے رُخی سے بات کی، پانی تک نہیں پوچھا، ایسی باتوں کو ہم اپنے دِل میں رکھ کر پالتے رہیں، بد گمانی کی آگ میں جلتے رہیں، اِس سے صِرْف نفرت بڑھتی ہے، سامنے والے سے مِل کر بات کر لیں، اپنی غلط فہمی یا شکوہ اس کے ساتھ شئیر کر لیں، اگر اس کی غلطی ہو گی تو وہ مان لے گا، آپ کی غلط فہمی ہو گی تو دُور کر دے گا، یُوں تعلق، رشتہ، آپس کا پیار، محبّت، اُخُوّت اور بھائی چارہ سلامت رہ جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مُعاشرے میں نااِتِّفاقی، لڑائی جھگڑے وغیرہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ گھر گھر میں لڑائیاں ہیں، بھائی بھائی کا گریبان پکڑنے کو تیار ہے۔

❁ بہت سارے لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں: میاں اِس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں! ❁ یہ بات صِرْف کہتے ہی نہیں ہیں، کر کے بھی دِکھائی جاتی ہے ❁ معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر ہاتھا پائی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں

مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے محافظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ: مؤمنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اُس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔[1]

1... بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبہائم، صفحہ: 1499، حدیث: 6011۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے۔ مسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے والا نہیں، بلکہ نفرتیں مٹانے والا، محبتیں بڑھانے والا ہوتا ہے۔

آپسی اِختلاف بُزدِل اور کمزور بناتے ہیں

پارہ:10، سورۂ اَنفال، آیت:46 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور آپس میں بے اِتّفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی

یعنی اے اِیمان والو! اگر تم آپس میں لڑو جھگڑو گے، اِختلافات میں پڑو گے تو تمہاری شان و شوکت ختم ہو جائے گی اور فتح و نُصرت کی رحمت بھری ہوا تمہاری طرف تَوَجُّہ نہ کرے گی، پھر تم کامیابی حاصِل نہ کر پاؤ گے۔[1]

الگ الگ رہنا شیطان کی طرف سے ہے

صحابیِ رسول حضرت ثَعْلَبَہ خُشَنِی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کی عادت تھی کہ دورانِ سَفَر کسی گھاٹی یا وادی میں ٹھہرتے تو پھیل جاتے (یعنی الگ الگ ہو کر بیٹھ جاتے)، اس پر اللہ پاک کے پیارے رسول، رسولِ مَقْبُول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں الگ الگ ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے، اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو ایک جگہ مِل کر رہتے۔[2]

1... تفسیرِ نعیمی، پارہ:10، سورۂ انفال، زیرِ آیت:46، جلد:10، صفحہ:26، 27 ملخصاً۔
2... ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب مایؤمر... الخ، صفحہ:418، حدیث:2628۔

مشہور مُفسرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (الگ الگ ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے کیونکہ) تمہارے اِس طرح بکھرنے سے شیطان کو موقع ملتا ہے کہ کُفّار سے تم پر چڑھائی کرادے کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ الگ الگ ہیں اِن پر اچانک ٹوٹ پڑو، یہ ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکیں گے، اِس طرح الگ الگ اُترنا خطرناک ہے۔ مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جیسے جسمانی دُوری خطرناک ہے، ایسے ہی دِلی دُوری بھی شیطانی اَثَر سے ہوتی ہے اور سخت خطرناک ہے۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کے صِرْف جسموں کو یکجا (اکٹھا) نہ فرمایا بلکہ اُن کے دِلوں کو بھی یکجا کر دیا، مُسلمان ایک دِل اور ایک جان ہیں۔ رَبِّ کریم مُسلمانوں میں تنظیم اور یکجہتی نصیب کرے۔[1]

اسلام اور نفرت مٹاؤ تحریک

مدینہ مُنَوَّرہ میں عرب کے 2 قبیلے رہتے تھے، ایک کا نام اَوس تھا، دوسرے کا نام: خَزْرَج۔ اَوس و خزرج پہلے تو بڑے اِتّفاق و اتّحاد کے ساتھ مِل جُل کر رہتے تھے مگر پھر اِن دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ آخری لڑائی جو **جنگِ بُعاث** کے نام سے مشہور ہے، یہ جنگ اس قدر ہولناک اور خُونْریز تھی کہ اس میں اَوس و خَزْرَج کے تقریباً تمام نامور بہادر لڑ بھڑ کر مر گئے، یوں آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔

اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس تعلیم و تربیّت کی بدولت اَوس و خَزْرَج کے تمام پُرانے اِختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں محبّت اور پیار کے ساتھ رہنے لگے۔ اِن لوگوں نے اِسلام اور مُسلمانوں کی بے پناہ

---

1 ...مرآۃ المناجیح، 5/494۔

اِمداد و نُصرت (**Support**) کی، اِس لئے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان خوش بختوں کو **اَنْصَار** کا لقب عطا فرمایا۔[1] اَنْصار کا معنی ہے: **مدد کرنے والے۔**

ایک بار اَوس و خَزْرَج کے کچھ اَفراد مِل جُل کر بیٹھے محبّت بھری باتیں کر رہے تھے کہ ادھر سے ایک غیر مُسْلِم گزرا، اُس نے جب دیکھا کہ اِسلام نے اَوس و خَزْرَج کے دَرْمیان اِختلافات کو دُور کر کے اِنہیں محبّت و خُلوص کے رنگ میں رنگ دیا ہے، یہ دیکھ کر وہ حَسَد میں مبتلا ہو گیا اور اس نے ایک غیر مُسْلِم نوجوان کو وہ نظمیں یاد کروائیں جو بُعاث کی جنگ کے بارے میں اَوس و خَزْرَج کے شاعروں نے کہی تھیں، پھر اس سے کہا کہ جا کر اَوس و خَزْرَج کے مجمع میں بیٹھ کر اُنہیں یہ نظمیں سُناؤ! جب انہوں نے یہ نظمیں سُنیں تو اَوس و خَزْرَج کے جذبات پھر سے بھڑک اُٹھے، یہاں تک کہ سب اَسْلِحہ لے کر جنگ کے میدان میں پہنچ گئے۔ جب رسولِ کریم، رؤُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جلدی سے تشریف لائے، دونوں قبیلوں کو رَوْکا اور فرمایا: **میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تُم جاہلیت کی جنگ لڑنے جا رہے ہو؟** آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت سُن کر ان دونوں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطانی چال اور غیر مُسْلِموں کی سازش تھی، چنانچہ دونوں قبیلوں نے توبہ کی اور ایک دوسرے کو گلے لگایا اور محبّت کے ساتھ واپس اپنے اپنے گھروں کو آ گئے۔ اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور حکم ہوا:[2]

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ (پارہ:4، آلِ عمران:103)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تم سب مل کر اللہ کی رَسّی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس

1... سیرت مصطفےٰ، ص149-150 ملتقطا، مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2... اسبابُ النزول للواحدی، سورۂ آلِ عمران، صفحہ:93۔

میں تَفرِقہ مت ڈالو۔

عَلّامہ قُرطُبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے آپس میں محبّت رکھنے کا حکم دیا ہے اور تَفرِقہ (یعنی آپس میں پھوٹ ڈالنے، فِرقہ فرقہ ہو جانے) سے منع کیا ہے کیونکہ **آپس میں اختلاف ہلاکت (تباہی و بربادی) ہے اور آپس میں محبّت و ہم آہنگی نجات ہے۔** آیت کا ایک معنی بیان کرتے ہوئے علّامہ قُرطُبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مطلب یہ کہ اے لوگو! اپنی اپنی خواہشات اور مختلف اَغراض کے پیچھے چلتے ہوئے اختلافات میں مت پڑو بلکہ دِین میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔[1]

ہمارے نبی اللہ پاک کی بھیجی ہوئی مضبوط رَسّی ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُورۂ آلِ عمران، آیت: 103 کا کچھ حصّہ سُنا، اس میں حکم دیا گیا کہ اللہ پاک کی رسّی کو مضبوط پکڑے رکھو...!!

یہ اللہ پاک کی رسّی کیا ہے، اس بارے میں ایک قول یہ ہے کہ **اس سے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔** یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہ مضبوط رسّی ہیں، جسے پکڑ کر ایک ہو جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اِمام شرفُ الدِّین بوصیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ آقائے نعمت، مُصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دَعَا اِلَی اللہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ | مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ[2]

ترجمہ: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا تو جن لوگوں نے حضور صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ رحمت کو تھام لیا اُنہوں نے ایسی مضبوط

1... تفسیر قرطبی، پارہ: 4، سورۂ آل عمران، زیر آیت: 103، جز: 4، جلد: 2، صفحہ: 104 ملتقطاً۔
2... دیوان بوصیری، صفحہ: 167۔

رسّی کو تھام لیا جو کبھی نہیں ٹوٹے گی۔

اب اس لحاظ سے آیتِ کریمہ کا مطلب یہ بنے گا کہ اے اِیمان والو...!! مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ کرم کو مضبوط تھام لو! آپس کے لڑائی جھگڑے سب چھوڑو! عشقِ مصطفےٰ سینوں میں سجا کر سب آپس میں ایک ہو جاؤ!

باہمی محبّت اَنمول نعمت ہے

پارہ:10، سورۂ اَنفال، آیت:63 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْؕ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے مسلمانوں کے دِلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دِلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دِلوں کو مِلا دیا۔

مشہور مفسرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: عرب کی آپس میں دشمنیوں اور سختیِ دِل کا یہ حال تھا کہ وہ قبیلوں اور خاندانوں میں بٹے ہوئے تھے، اگر ایک قبیلے کا آدمی دوسرے قبیلے کے بچے کو تھپڑ مار دیتا تو دونوں قبیلے تیر اور تلواریں لے کر مُقابلے میں آجاتے اور بہت خُون رَیز جنگ ہوتی، جو صدیوں تک باقی رہتی۔ مدینہ کے اَنصار (یعنی) اَوس اور خَزْرَج میں 120 سال سخت جنگ رہی، ان کے ملنے کی کوئی اُمّید ہی نہ تھی۔ **دُرود ہوں اس ذاتِ کریم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر جس نے ان سب کو ایک کر دیا، ایسا ایک کہ وہ لوگ چند جسم اور ایک دِل بلکہ ایک جان بن گئے۔**

اس آیتِ کریمہ میں حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اسی معجزہ کا ذِکر ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! تمام اَہْلِ عرب کی دُشمنیاں اس حد تک پہنچ چکی تھیں کہ اگر آپ سارے ظاہری اَسباب، دُنیا کی ساری دولتیں خرچ کر کے انہیں مِلانا چاہتے تو یہ نہ ملتے۔ **یہ تو ہماری رحمت، آپ کا معجزہ ہوا کہ چند روز میں یہ سب مِل کر شِیر و شکر (یعنی پکّے دوست بلکہ بھائی بھائی) ہو گئے۔**[1]

مُفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مُسلمانوں کا اِتّفاق اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے اور ان کا آپس میں جنگ و نفاق ربّ کا عذاب ہے۔[2]

گُناہ مٹانے والا آسان عَمَل

ایک مرتبہ حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والے، جو آپس میں بھائی چارہ رکھیں، جب ان میں سے ایک دوسرے کی طرف چلے، اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑے اور اُس کے لئے مسکرائے تو ان دونوں کی خطائیں یُوں مِٹتی ہیں جیسے درخت کے پتے گِرتے ہیں۔[3] **ایک روایت میں ہے:** آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے مِلے، اس سے مُصَافَحہ کرے (یعنی ہاتھ مِلائے) تو اُن دونوں کے گُناہ ایسے جھڑتے ہیں، جیسے تیز ہوا سے پتّے گرتے ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ بات سُن کر ایک شخص نے حیرت سے کہا: بے شک یہ تو بہت چھوٹے عَمَل سے ہے (یعنی اتنے آسان عَمَل سے اتنا بڑا اِنْعام کیسے مِل سکتا ہے)؟ حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (اے

1... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ انفال، زیرِ آیت:63، جلد:10، صفحہ:80۔
2... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ انفال، زیرِ آیت:63، جلد:10، صفحہ:82۔
3... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، جلد:8، صفحہ:174، حدیث:115۔

شخص!) کیا تُو نے اللہ پاک کا فرمان نہیں سُنا[1]:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ط (پارہ:10، الاَنفال:63)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا۔

یعنی دو دِلوں کی آپس میں محبّت جس کے نتیجے میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے اور ہاتھ مِلاتے ہیں، یہ محبّت کوئی چھوٹا سا عَمَل نہیں، **یہ تو اَنمول نعمت ہے جو دُنیا کی تمام دولت خرچ کر کے بھی حاصِل نہیں کی جا سکتی۔**

مسلمانوں کی مثال ایک عمارت جیسی ہے

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے عِمارت کی مانند ہے کہ ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، یہ فرماتے ہوئے محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دُوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال دیں۔[2]

اِتِّفاق قانونِ فِطرت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم آہنگی، اِتِّفاق، اتحاد قانونِ فِطرت ہے۔ کبھی اس کائنات میں غور کیجئے! دُنیا کا سارا نِظام ایک گہرے رَبْط اور تعلق کے ساتھ چل رہا ہے، قُدرت کی پیدا کی ہوئی ہر چھوٹی بڑی چیز آپس میں ہم آہنگ ہے۔ سُورج، چاند، ستارے، ہوائیں، بادل، پھل،

1... تفسیر در منثور، پارہ:10، سورۂ انفال، زیرِ آیت:63، جلد:4، صفحہ:100۔
2... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب تشبیک الاصابع، صفحہ:190، حدیث:481۔

پھول، پودے، حیوانات وغیرہ ان سب پر غور کیجئے! یہ سب ایک خاص مقصد کے تحت پُوری ہم آہنگی سے کام کر رہے ہیں؛ زمین اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ تقریباً 500 سال کی راہ، اتنے فاصلے کے باوُجُود اَرْضِیات (یعنی زمین پر پائی جانے والی چیزیں) اور فلکیات (یعنی آسمان کی طرف پائی جانی والی چیزیں) آپس میں مربُوط (*Connected*) ہیں ❁ سُورج طُلوع ہوتا ہے، زمین پر دِن آجاتا ہے ❁ سُورج غُروب ہوتا ہے، زمین پر رات چھا جاتی ہے ❁ اگر سُورج غُروب نہ ہوتا، رات نہ آتی، ہمارے جسموں کو آرام نہ مِلتا، یُوں ہماری صحت بالخصوص ہمارے ہاضمے تباہ ہو جاتے ❁ اگر سُورج کی رَوشنی نہ ہوتی تو زمین پر پائی جانے والی چیزوں کے رنگ دکھائی نہ دیتے، ہر چیز بے رنگ نظر آتی ❁ ہماری گھڑیاں سُورج کی رفتار سے چلتی ہیں ❁ سورج جب آسمان کے درمیان میں عین ہمارے سروں کے اُوپر سے گزرتا ہے تو گرمی آجاتی ہے، اس سے دُنیا کو حرارت ملتی ہے، درختوں، پھلوں اور پُھولوں کی نَشوونما ہوتی ہے، سمندروں کا پانی گرم ہو جاتا ہے، اس سے بھاپ بنتی ہے، بادل بنتے ہیں، بارش برستی ہے ❁ جب سُورج آسمان میں ایک طرف کو جھک کر چلتا ہے تو سردی آجاتی ہے ❁ کسان زمین میں بیج ڈالتا ہے، ادھر زمین کے اندر بیج کو پانی کی ضرورت پیش آتی ہے، ادھر بادل گھِرتے ہیں، بارش برستی ہے اور بیج کو پانی فراہَم کر دیا جاتا ہے ❁ پھلوں کا پکنا ❁ پودوں کا بڑا ہونا ❁ موسموں کی تبدیلی ❁ رات دِن کا گھٹنا بڑھنا ❁ مَدّ و جَزر (جسے جوار بھاٹا بھی کہتے ہیں یعنی سمندر کا اُتار چڑھاؤ)، یہ سب زمین پر پائی جانی والی چیزیں ہیں مگر ان سب کا تعلق نظامِ شمسی کے ساتھ ہے ❁ کسان حضرات جو کھیتی باڑی کرتے ہیں، ان کے ہاں سُورج اور چاند کا بہت لحاظ رکھا جاتا ہے۔ الغرض زمین پر پائی جانے والی چیزوں اور آسمان کی طرف پائی جانی والی چیزوں کا آپس میں گہرا رَبْط ہے، ان

کے ایک دوسرے پر گہرے اَثرات ہوتے ہیں اور یہ کائنات صدیوں سے اِسی گہرے رَبط کے ساتھ چل رہی ہے۔ قُدرت کے اِن عجائبات کو دیکھ کر زبان سے بے اِختیار نکلتا ہے:

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ (پارہ:18، المؤمنون:14)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! شاید اسی اِتّفاق اور ہم آہنگی کی برکت ہے کہ نظامِ کائنات کا کوئی ہَدف کبھی تاخیر کا شکار نہیں ہوتا۔ کبھی آپ نے سُنا کہ مالٹا جو سردیوں کا پھل ہے، اس بار تاخیر کا شکار ہو گیا، لہٰذا اس سال مالٹا گرمیوں میں آئے گا اور آم جو گرمیوں کا پھل ہے، اِس سال سردیوں میں آئے گا۔ سٹور کر لینا الگ بات ہے، پھل لگنے اور پکنے میں کبھی تاخیر نہیں ہوئی، کسان بیج ڈالنے میں تاخیر کا شکار ہو سکتا ہے، پھل، پھول سبزیاں وغیرہ اپنے وقت ہی پر لگتی اور پکتی ہیں، ہزاروں سال گزر گئے، کائنات کے اَہداف کبھی تاخیر کا شکار نہیں ہوئے۔ یہ اسی اِتّفاق و اتحاد کی برکت ہے۔

اسی لیے ہمیں چاہئے کہ اپنی کامیابی کے لئے آپس میں اِتّفاق اور اتحاد پیدا کریں، آپس میں مِل جُل کر رہا کریں، لڑائی جھگڑوں سے بچیں، غیبت چُغلی سے بچیں، نااتّفاقی سے بچیں اور سب مسلمان مِل کر، ایک دوسرے سے ہمدردی کرتے ہوئے، ایک دوسرے کے دُکھ درد بانٹتے ہوئے، خوشی غمی میں ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہوئے مِل جُل کر اِتّفاق و اتحاد کے ساتھ زندگی گزاریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم اِس دنیا میں بھی ترقی کریں گے اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں گے۔

تعلقات کی بنیاد اللہ پاک کی رِضا پر رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں گھروں اور محلوں کے اندر جو لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں، ان کی اَصْل بنیاد جانتے ہیں کیا ہے؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے آپس کے تعلقات میں اللہ پاک کی رضا مقصُود نہیں ہوتی، عام طَور پر ادلے بدلے کا نظام ہوتا ہے ❁ فُلاں مجھے بُلاتا ہے، لہٰذا میں بھی اسے بُلاتا ہوں ❁ فُلاں مجھ سے ملتا ہے، لہٰذا میں بھی اُس سے ملتا ہوں ❁ فُلاں نے اپنی شادِی پر مجھے بُلایا تھا، لہٰذا میں بھی اُسے بُلاؤں گا ❁ فُلاں میرے والِد یا دادا کے جنازے پر آیا تھا، لہٰذا میں بھی اُس کے عزیز کے جنازے میں جاؤں گا ❁ فُلاں مجھے عزّت دیتا ہے، میں بھی اسے عزّت دوں گا، حالانکہ یہ ادلے بدلے کا جو نظام ہے، یہ اسلامی نظریہ ہے ہی نہیں بلکہ **اِلْحاد کا نظریہ ہے**، گھر، محلے اور معاشرے میں تعلقات کی بنیاد ادلے بدلے پر رکھنا، یہ بے دینوں کی دی ہوئی سوچ ہے، اسلام نے تعلقات کی بنیاد اللہ پاک کی رضا پر رکھی ہے، اسلام نے تہذیب (***Civilization***)، اَخلاق، کردار (***Character***)، ہر چیز کی بنیاد اللہ پاک کی رضا پر رکھی ہے ❁ ایک حقیقی مسلمان دوسروں کے ساتھ اس لئے نیکی نہیں کرتا کہ کل وہ بھی اس کے ساتھ نیکی کرے گا بلکہ اس کا مقصد (***Purpose***) رَبّ کی رضا ہوتی ہے ❁ ایک حقیقی مسلمان دوسروں کو تکلیف دینے سے اس لئے باز نہیں رہتا کہ یہ تکلیف سے بچ جائے ❁ ہم دوسروں کے ساتھ اس لئے مُسکرا کر نہیں ملتے کہ دوسرے ہم سے مُسکرا کر ملیں ❁ ہم کسی کی مالی امداد (***Financial Support***) اِس لئے نہیں کرتے کہ کل ہماری بھی مدد کی جائے گی بلکہ اِسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ **ہم نے یہاں جو کچھ کرنا ہے، اللہ پاک کی رضا کے لئے کرنا ہے۔** اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ(۱۶۲) (پارہ:8، سورۂ انعام:162)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا ربّ ہے۔

یہ اسلامی تہذیب کا حُسن ہے۔ جب یہ بنیاد پُورے طَور پر مُعاشرے میں رچ بس جائے تو امیر غریب کا فرق مٹ جاتا ہے، مُعاشرے میں **لِلّٰہیت، اُخُوَّت، محبّت، بھائی چارہ** اور جاں نثاری پروان چڑھتی ہے۔

اِسلامی اُخُوَّت و بھائی چارے کے فضائل

❁ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ پاک فرمائے گا: **میرے جلال (یعنی دُنیوی اغراض کے لئے نہیں بلکہ میری عظمت پہچانتے ہوئے، میری اطاعت) کے سبب آپس میں محبّت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج (یعنی روزِ قیامت)** جبکہ میرے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا۔[1] ❁ حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: **میری رضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والوں، میری رضا کے لئے مل بیٹھنے والوں، میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے مُلاقات کرنے والوں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے** میری محبّت واجِب ہوگئی۔[2]

1... مسلم، کتاب البر والصلہ، باب فی فضل الحب، صفحہ:996، حدیث:2566۔
2... مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین، صفحہ:503، حدیث:1828۔

اِتّفاق و اتحاد بڑھانے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گھروں میں، اپنے محلے میں، اپنے معاشرے میں اِتّفاق و اتحاد اور محبّت و بھائی چارے کی فضاء بنائیں، اس کے لئے کیا کرنا ہو گا؟ چند طریقے عرض کرتا ہوں:

(1): سلام کو عام کیجئے...!

آپس میں محبّت و بھائی چارہ بڑھانے کا ایک بہت آسان طریقہ سلام ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا تم اُس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہو سکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ! وَ لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اور تم اُس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبّت نہ کرو۔

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس پر عَمَل کر کے تمہاری آپس میں محبّت بڑھ جائے؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ آپس میں سلام کو عام کرو۔[1]

(2): مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کی عادَت بنائیے!

اسی طرح مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) کی عادَت بھی اُخُوّت و محبّت بڑھنے کا ذریعہ ہے۔ رحمتِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک دوسرے کے ساتھ مُصافَحہ کرو! اس سے کینہ (یعنی دِل میں چھپا ہوا جذبۂ عَداوَت) جاتا رہتا ہے۔[2]

1... ابو داؤد، کتاب الادب، باب افشاء السلام، صفحہ: 809، حدیث: 5193۔
2... مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المہاجرۃ، صفحہ: 483، حدیث: 1731۔

(3): جذبۂ اِیثار پیدا کیجئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! آپس میں محبّت پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لئے ایک اَہم ترین چیز **اِیثار** ہے۔ **کَشْفُ الْمَحْجُوب** میں ہے: اِیثار کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے رفیق (یعنی ساتھی) کے حق کی حِفاظت کرے اور اپنا حق چھوڑ دے۔ اپنے رفیق کو راحت پہنچانے میں خُود تکلیف برداشت کرے اور اپنے آرام کو رفیق کے آرام پر قُربان کر دے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ایک دُوسرے کے لئے آگے بڑھ کر قُربانیاں دینے کی عادَت بنائیے! دُوسروں کو راحت پہنچانے کا ذہن بنائیے، جب ہم اپنے مُسلمان بھائیوں کے ساتھ ایسے مخلص ہو جائیں گے، اِن کی خاطِر قُربانیاں دینے کا ذہن بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آپس میں محبّت بڑھے گی، مَسائِل حَل ہوں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو باہمی اِختلافات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): خیر خواہ بنیئے...!

اے عاشقانِ رسول! آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے ہمیشہ دوسروں کے خیر خواہ رہئے، ہر ایک کا بھلا سوچئے، کبھی بھی خُود غَرض مت بنیئے۔ دیکھئے! دُنیا کی واحد ہستی جنہوں نے لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں اِنسانوں کو ہم آہنگ کیا، یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک آپ کے اعلیٰ اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا

1... کشف المحجوب، باب الرابع عشر... الخ، اما النوریہ، صفحہ: 238۔

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پارہ:11، التوبہ:128)	بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

یہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے 3 اعلیٰ اَوْصاف ہیں: (1): آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اُمّت کا مشقت میں پڑنا ناگوار ہے۔(2): آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کی نہایت بھلائی چاہنے والے ہیں۔(3): آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے غُلاموں پر بہت مہربان ہیں۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے آقا، دوجہاں کے داتا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں یہ اَوْصاف اپنائیں، دوسروں کو مشقت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں، دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کریں، ہر ایک کی بھلائی چاہیں، خیر خواہی کریں، کوئی غریب ہے تو اس کی مدد کریں، بیمار کی بیمار پُرسی کریں، جنازوں میں شرکت کریں، اپنے مُسلمان بھائیوں کی مالی، بدنی مُعاونت کریں اور اپنے تمام مُسلمان بھائیوں پر ہمیشہ مہربانی کرنے والے بنیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونے، درد بانٹنے، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کو ہمدردی کہتے ہیں۔ لہٰذا ہمدردی کرنے والے بنیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آپس میں محبّت بڑھے گی۔

آپس میں ہمدردی (Mutual sympathy) کے مختصر فضائل

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو کسی غمزدہ شخص سے غمخواری کرے گا، اللہ پاک اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اُس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو

کسی مصیبت زدہ سے غمخواری کرے گا، اللہ پاک اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے 2 ایسے جوڑے عطا کرے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1] ❁ ایک روایت میں ہے: جو کسی مسلمان کی ایک دنیاوی تکلیف دور کرے، اللہ پاک اس سے قیامت کی ایک تکلیف دور کرے گا۔[2] ❁ ایک اور روایت میں ہے: اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ پاک اُس کی حاجت پوری کرتا ہے۔[3] ❁ **حدیثِ پاک میں ہے:** سب سے افضل عمل، مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے پھر چاہے اُسے کپڑے پہنا کر ہو، یا کھانا کھلا کر یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر کے۔[4]

ان فضائل کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہمدردی کیجئے! خیر خواہی کیجئے! ❁ مسلمان بھائی بیمار ہو تو عیادت کیجئے! ❁ کسی کا کوئی نقصان ہو جائے تو اِظہارِ ہمدردی کیجئے! غم بانٹئے! مدد کرنے کی طاقت ہو تو مدد بھی ضرور کیجئے! ❁ غریبوں کے دُکھ بانٹا کیجئے! اپنی ماہانہ آمدن سے کچھ نہ کچھ غریبوں کے لئے رکھا کیجئے! ❁ کسی نے آپ کا قرض لوٹانا ہو تو اسے مہلت دیجئے! اس سے نرمی اختیار فرمایئے! ❁ دکھ درد میں تسلی اور دلاسہ دیا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... معجم اوسط، جلد:6، صفحہ:429، حدیث:9292 ملتقطاً۔
2... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، صفحہ:1000، حدیث:2580۔
3... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، صفحہ:1000، حدیث:2580۔
4... الترغیب والترہیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ... الخ، صفحہ:688، حدیث:3۔

نیک عمل نمبر 44

پیارے اسلامی بھائیو! اِتّفاق و اتحاد کی فضا بنانے، آپسی محبتیں بڑھانے، دوسروں کے کام آنے کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ ہر دم وابستہ رہئے! 12 دینی کاموں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **نیک اعمال کا** رسالہ پُر کرنا بھی ہے۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت اَمیرِ اَہلسنّت کے عطا کردہ 72 نیک اعمال کا رسالہ پُر (Fill) کرنے سے نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی اور گناہوں سے بچنے عادت بنتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک اعمال کا رسالہ پابندی کے ساتھ بھرنے اور جمع کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیک اعمال کے رسالے میں ایک نیک عمل نمبر 44 یہ ہے کہ "آج آپ نے کسی مسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟" پیارے اسلامی بھائیو! عیب پوشی بھی ایسا عمل ہے جو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرتا ہے اور کل بروزِ قیامت اللہ پاک عیب پوشی کرنے والے کے عیبوں کو چھپائے گا۔ اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے اور بلا مصلحتِ شرعی کسی کا عیب دوسروں پر ظاہر کرنے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مصافحہ و معانقہ کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر

دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات سلام و مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ (علیہم الرضوان) ہے بلکہ سنّتِ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔(مرآۃ المناجیح، ج6، ص355) مُصافَحہ اور مُعانَقہ کی نیّتیں ہاتھ ملانے کی سنت کو زندہ رکھوں گا، سنّت کے مطابق دونوں ہاتھوں سے بلاحائل مصافحہ کروں گا، مصافحہ کے دوران دُرود شریف پڑھوں گا، معانقہ (یعنی گلے ملنے) کی سنّت ادا کروں گا۔ سنتیں، آداب اور حکمتیں ☆حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صحابۂ کرام علیہم الرضوان آپس میں مصافحہ فرمایا کرتے تھے؟ تو حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: ہاں۔(بخاری، 177/4، حدیث:6263) ☆جب دو دوست آپس میں ملتے، مُصافَحہ کرتے اور نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(شعب الایمان، 471/6، حدیث: 8944) ☆ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) مصافحہ کرتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں، قَبول ہو گی یہاں تک کہ ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغْفِرَت ہو جائے گی۔(مسند احمد، 286/4، حدیث:12454 ماخوذاً) حکمت آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دور ہوتی ہے۔(101 مدنی پھول، ص7) ☆دونوں طَرَف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں، مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے، بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔(101 مدنی پھول، ص8)

﴿اعلان﴾

مصافحہ و معانقہ کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے

کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 16 جولائی 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

مصافحہ و معانقہ کے بقیہ آداب

مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے، ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے دہنے سے یوں ملائے کہ ہر ایک کا دہنا ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج3، ص471) ☆ مصافحہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے انگوٹھے کو معمولی سا دبانا چاہئے۔ (بہارِ شریعت، ج3، ص471 ماخوذاً) حکمت انگوٹھے میں ایک رَگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج3 ص471) ☆ بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ج3، ص472) ☆ معانقہ (یعنی گلے ملنا) سنّت ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج8، ص614) ☆ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد، ج 4، ص455، حدیث: 5220) ☆ بعد نمازِ عیدین مسلمانوں سے معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہارِ خوشی کا ایک طریقہ ہے۔ یہ معانقہ بھی جائز ہے، جبکہ محلِّ فتنہ نہ ہو مثلاً امرد خوبصورت سے معانقہ کرنا کہ یہ محلِّ فتنہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 471/3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا"** یاد کروائی جائے گی۔دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَالْمَوْلَجِ وَ خَیْرَالْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

ترجَمہ: اے اللہ پاک میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ پاک کے نام سے باہر نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پاک پر بھروسہ کیا۔(مدنی پنج سورہ، ص204)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ

ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا

سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جولیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا

؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یامَعَاذَ اللہ بِلااِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ3نیک اعمال

(67)پچھلے مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یاامام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز (12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد